بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایمان افروز واقعات کا دلگداز و دلنشین تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 28؍دسمبر 2018 بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج جن بدری صحابہ کا میں ذکر کروں گا ان میں سے پہلا نام حضرت عبداللہ بن الربیع انصاری کا ہے۔ آپ بیعت عقبہ ثانیہ میں شامل تھے اور آپ کو غزوہ بدر اور احد اور جنگ موتہ میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ جنگ موتہ میں آپ نے شہادت کا رتبہ پایا۔

دوسرے صحابی ہیں حضرت عطیہ بن نویرۃ۔ یہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ ان کے متعلق بس اتنی ہی معلومات ہیں۔

پھر حضرت سہل بن قیس ہیں۔ مشہور شاعر حضرت کعب بن مالک کے آپ چچازاد بھائی تھے۔ سہل نے غزوہ بدر اور احد میں شرکت کی اور غزوہ احد میں جام شہادت نوش کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال شہدائے احد کی قبروں کی زیارت کے لئے تشریف لے جاتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ کاش! میں ان پہاڑ والوں کے ساتھ ہوجاتا یعنی مجھے بھی اس دن شہادت عطا ہوتی۔

ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مصعب بن عمیر کی قبر کے پاس سے گزرے تو وہاں رک کر دعا کی اور اس آیت کی تلاوت فرمائی کہ

مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ رِجَالٌ صَدَقُوۡا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيۡهِ ۚ فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ قَضٰى نَحۡبَهٗ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّنۡتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوۡا تَبۡدِيۡلًا ۝ (الاحزاب:24)

کہ مومنوں میں ایسے مرد ہیں جنہوں نے جس بات پر اللہ سے عہد کیا اسے سچا کر دکھایا۔ پس ان میں سے وہ بھی ہیں جس نے اپنی منت کو پورا کر دیا اور ان میں سے وہ بھی ہیں جو ابھی انتظار کر رہے ہیں اور انہوں نے ہرگز اپنے طرز عمل میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک شہید ہوں گے۔ تم ان کے پاس آیا کرو ان کی زیارت کیا کرو اور ان پر سلامتی بھیجا کرو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ قیامت کے دن تک جو بھی ان پر سلامتی بھیجے گا یہ اس کا جواب دیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ یہاں آتے ان کے لئے دعا کرتے اور سلامتی بھیجا کرتے۔ حضرت سہل بن قیس کی بہنیں حضرت سخنہ اور حضرت عمرا بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں اور آپ کی بیعت سے فیضیاب ہوئے۔

پھر اگلے صحابی ہیں حضرت عبداللہ بن حمیر الاشجعی۔ آپ نے غزوہ بدر میں اپنے بھائی حضرت خارجہ کے ہمراہ شرکت کی اور آپ غزوہ احد میں بھی شامل ہوئے۔ حضرت عبداللہ بن حمیر ان چند اصحاب میں سے تھے جو غزوہ احد میں حضرت عبداللہ بن جبیر کے ساتھ

درّے پر ڈٹے رہے۔ جب باقی صحابہ فتح کا نظارہ دیکھنے کے بعد مسلمانوں کی باقی جماعت سے ملنے کے لئے نیچے جانے لگے تو حضرت عبداللہ بن جبیر انہیں نصیحت کرنے کے لئے کھڑے ہوئے آپ نے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور پھر اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے کی نصیحت کی لیکن انہوں نے آپ کی بات نہ مانی اور چلے گئے یہاں تک کہ حضرت عبداللہ بن جبیر کے ساتھ درے پر دس سے زیادہ صحابہ نہ بچے اتنے میں خالد بن ولید اور عکرمہ بن ابوجہل نے درہ خالی دیکھ کر جو اصحاب وہاں باقی رہ گئے تھے ان پر حملہ کر دیا۔ اس قلیل جماعت نے ان پر تیر برسائے یہاں تک کہ وہ ان تک پہنچ گئے اور آن کی آن میں ان کو شہید کر دیا۔

اس کی مزید تفصیل حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے سیرۃ خاتم النبیین میں لکھی ہے واقعہ اُحد کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی مدد پر بھروسہ کرتے ہوئے آگے بڑھے اور احد کے دامن میں ڈیرہ ڈال دیا ایسے طریق پر کہ احد کی پہاڑی مسلمانوں کے پیچھے کی طرف آگئی اور مدینہ گویا سامنے رہا اور اس طرح آپ نے لشکر کا عقب محفوظ کر لیا۔ عقب کی پہاڑی میں ایک درّہ تھا جہاں سے حملہ ہوسکتا تھا اس کی حفاظت کا آپ نے یہ انتظام فرمایا کہ عبداللہ بن جبیر کی سرداری میں پچاس تیرانداز صحابی وہاں متعین فرما دیئے اور ان کو تاکید فرمائی کہ خواہ کچھ ہو جاوے وہ اس جگہ کو نہ چھوڑیں اور دشمن پر تیر برساتے جائیں۔ آپ کو اس درے کی حفاظت کا اس قدر خیال تھا کہ آپ نے عبداللہ بن جبیر سے بار بار فرمایا کہ دیکھو یہ درہ کسی صورت میں خالی نہ رہے حتی کہ اگر تم دیکھو کہ ہمیں فتح ہو گئی ہے اور دشمن پسپا ہو کر بھاگ نکلا ہے تو پھر بھی تم اس جگہ کو نہ چھوڑنا اور اگر تم دیکھو کہ مسلمانوں کو شکست ہو گئی ہے اور دشمن ہم پر غالب آ گیا ہے تو پھر بھی تم اس جگہ سے نہ ہٹنا حتی کہ ایک روایت میں یہ الفاظ بھی آتے ہیں کہ اگر تم دیکھو کہ پرندے ہمارا گوشت نوچ رہے ہیں تو پھر بھی تم یہاں سے نہ ہٹنا حتی کہ تمہیں یہاں سے ہٹنے کا حکم دیا جاوے۔ اپنے عقب کو پوری طرح مضبوط کر کے آپؐ نے لشکر اسلامی کی صف بندی کی اور مختلف دستوں کے جگہ جگہ امیر مقرر فرمائے۔ جب عبداللہ بن جبیر کے ساتھیوں نے دیکھا کہ اب تو فتح ہو چکی ہے تو انہوں نے اپنے امیر عبداللہ سے کہا کہ اب تو فتح ہو چکی ہے اور مسلمان غنیمت کا مال جمع کر رہے ہیں آپ ہمیں اجازت دیں کہ ہم بھی لشکر کے ساتھ جا کر شامل ہو جائیں۔ عبداللہ نے انہیں روکا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تاکیدی ہدایت یاددلائی مگر وہ فتح کی خوشی میں غافل ہو رہے تھے اس لئے وہ باز نہ آئے اور یہ کہتے ہوئے نیچے اتر گئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صرف یہ مطلب تھا کہ جب تک پورا اطمینان نہ ہو لے درّہ خالی نہ چھوڑا جاوے اور اب چونکہ فتح ہو چکی ہے اس لئے جانے میں کوئی حرج نہیں اور سوائے عبداللہ بن جبیر اور ان کے پانچ سات ساتھیوں کے درّے کی حفاظت کے لئے کوئی نہ رہا۔ خالد بن ولید کی تیز آنکھ نے دور سے درے کی طرف دیکھا تو میدان صاف پایا جس پر اس نے اپنے سواروں کو جلدی جلدی جمع کر کے فوراً درّے کا رخ کیا اور اس کے پیچھے پیچھے عکرمہ بن ابوجہل بھی رہے۔ یہ دونوں دستے عبداللہ بن جبیر اور ان کے چند ساتھیوں کو ایک آن میں شہید کر کے اسلامی لشکر کے عقب میں اچانک حملہ آور ہو گئے۔

اگلا ذکر ہے حضرت عبید بن اوس انصاری کا۔ حضرت عبید بن اوس نے غزوہ بدر میں شرکت کی اور آپ نے غزوہ بدر میں حضرت عقیل بن ابوطالب کو قیدی بنایا اسی طرح کہا جاتا ہے کہ آپ نے حضرت عباس اور حضرت نوفل کو بھی قیدی بنایا۔ جب آپ ان تینوں کو رسی سے باندھے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے تو آپؐ نے فرمایا کہ لَقَدْ اَعَانَكَ عَلَيْهِمْ مَلَكٌ كَرِيْمٌ۔ کہ یقیناً اس معاملہ میں ایک معزز فرشتے نے تمہاری مدد کی ہے اسی بناء پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو مقرّن کا لقب عطا

فرمایا یعنی زنجیر میں جکڑنے والا۔

اب ذکر ہے حضرت عبداللہ بن جبیر کا جن کا پہلے ذکر آ چکا ہے۔آپ ان ستر انصار میں سے تھے جو بیعت عقبہ ثانیہ میں شامل ہوئے اور آپ غزوہ بدر اور احد میں شریک ہوئے اور غزوہ احد میں آپ کو شہادت نصیب ہوئی۔حضرت ابوالعاص جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی حضرت زینب کے شوہر تھے جنگ بدر میں مشرکین کی طرف سے شامل ہوئے تھے اور حضرت عبداللہ بن جبیر نے انہیں قید کیا تھا۔ان کے فدیہ میں ان کی زوجہ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی زینب نے جو ابھی تک مکہ میں تھی کچھ چیزیں بھیجیں ان میں سے ان کا ایک ہار بھی تھا۔یہ ہار وہ تھا جو حضرت خدیجہ نے جہیز میں اپنی لڑکی زینب کو دیا تھا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ہار کو دیکھا تو مرحومہ خدیجہ کی یاد دل میں تازہ ہوگئی اور آپ چشم پُرآب ہو گئے اور صحابہ سے فرمایا اگر تم پسند کرو تو زینب کا مال اسے واپس کر دو۔صحابہ کو اشارہ کی دیر تھی زینب کا مال فوراً واپس کر دیا گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نقد فدیہ کے قائمقام ابوالعاص کے ساتھ یہ شرط مقرر کی کہ وہ مکہ میں جا کر زینب کو مدینہ بھجوا دیں گے اور اس طرح ایک مؤمن روح دارِکفر سے نجات پا گئی اور کچھ عرصہ بعد ابوالعاص بھی مسلمان ہو کر مدینہ میں ہجرت کر آئے اور اس طرح خاوند بیوی پھر اکٹھے ہو گئے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی غزوہ احد کے واقعہ پر روشنی ڈالی ہے۔آپ فرماتے ہیں کہ وہ صحابہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد تھے اور جو کفار کے ریلے کی وجہ سے پیچھے دھکیل دیئے گئے تھے،کفار کے پیچھے ہٹتے ہی وہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد جمع ہو گئے اور آپ کے جسم مبارک کو انہوں نے اٹھایا۔تھوڑی دیر بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوش آ گیا اور صحابہ نے چاروں طرف سے میدان میں آدمی دوڑا دیئے کہ مسلمان پھر اکٹھے ہو جائیں۔بھاگا ہوا لشکر پھر جمع ہونا شروع ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں لے کر پہاڑ کے دامن میں چلے گئے۔جب دامن کوہ میں بچا ہوا لشکر کھڑا تھا تو ابوسفیان نے بڑے زور سے آواز دی اور کہا ہم نے محمد کو مار دیا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان کی بات کا جواب نہ دیا تا ایسا نہ ہو کہ دشمن حقیقت حال سے واقف ہو کر حملہ کر دے کیونکہ مسلمان کمزور حالت میں تھے۔اس نے باری باری حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کا بھی نام لیا کہ ہم نے انہیں بھی مار دیا ہے۔لیکن آپؐ نے سب کو جواب دینے سے منع فرما دیا۔اس پر ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں نے خوشی سے نعرہ لگایا اُعْلُ ھُبُلْ۔کہ ہمارے معزز بت ھبل کی شان بلند ہو کہ اس نے آج اسلام کا خاتمہ کر دیا ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت جوش سے صحابہ کو فرمایا کہ تم لوگ جواب کیوں نہیں دیتے۔صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کیا کہیں؟ فرمایا کہ کہو اللہ اعلیٰ واجل۔اللہ اعلی واجل۔تم جھوٹ بولتے ہو ھبل کی شان بلند ہوئی ہے۔اللہ وحدہ لاشریک ہی معزز ہے اور اس کی شان ہی بالا ہے۔حضرت مصلح موعودؓ آیت کریمہ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○۔کی تشریح میں فرماتے ہیں:

یعنی جو لوگ اس رسول کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں انہیں اس بات سے ڈرنا چاہئے کہ کہیں ان کو خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی آفت نہ پہنچ جائے یا وہ کسی دردناک عذاب میں مبتلا نہ ہو جائیں چنانچہ دیکھ لو کہ جنگ احد میں اس حکم کی خلاف ورزی کی وجہ سے اسلامی لشکر کو کتنا نقصان پہنچا۔رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پہاڑی درّے کی حفاظت کے لئے پچاس سپاہی مقرر فرمائے تھے اور یہ درّہ اتنا اہم تھا کہ آپ نے ان کے افسر عبداللہ بن جبیر انصاری کو بلا کر فرمایا کہ خواہ ہم مارے جائیں یا جیت جائیں تم نے اس درّے کو نہیں

چھوڑنا مگر جب کفار کو شکست ہوئی تو اس درّے پر جو سپاہی مقرر تھے انہوں نے اپنے افسر سے کہا کہ اب تو فتح ہو چکی ہے اب ہمارا یہاں ٹھہرنا بے کار ہے ہمیں اجازت دیں کہ ہم بھی جہاد میں شامل ہونے کا ثواب لے لیں۔ ان کے افسر نے انہیں سمجھایا کہ دیکھو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی خلاف ورزی نہ کرو۔ لیکن انہوں نے خدا کے رسول کے حکم پر اپنی رائے کو فوقیت دیتے ہوئے اس درے کو چھوڑ دیا۔ کفار کے لیڈر خالد بن ولید نے پیچھے کی طرف مڑ کر دیکھا تو درّے کو خالی پایا۔ انہوں نے اپنے بھاگتے ہوئے دستوں کو سنبھالا اور اسلامی لشکر کا بازو کاٹتے ہوئے پہاڑ پر چڑھ گئے اور چند مسلمان جو وہاں موجود تھے ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور اسلامی لشکر پر پشت پر سے حملہ کر دیا۔ کفار کا یہ حملہ ایسا اچانک تھا کہ مسلمان جو فتح کی خوشی میں ادھر ادھر پھیل چکے تھے ان کے قدم جم نہ سکے۔ صرف چند صحابہ دوڑ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد جمع ہو گئے جن کی تعداد زیادہ سے زیادہ بیس تھی مگر یہ چند لوگ کب تک دشمن کا مقابلہ کر سکتے تھے۔ آخر کفار کے ایک ریلے کی وجہ سے مسلمان سپاہی بھی پیچھے کی طرف دھکیلے گئے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میدان جنگ میں تن تنہا رہ گئے۔ اسی حالت میں آپ کے خود پر ایک پتھر لگا جس کی وجہ سے خود کے کیل آپ کے سر میں چبھ گئے اور آپ بیہوش ہو کر ایک گڑھے میں گر گئے۔ پھر ایک صحابی نے وہ کیل نکالے اور ان کے دانت بھی ٹوٹ گئے۔

حضور انور نے فرمایا: یہاں احمدیوں کے لئے بھی ایک سبق ہے ایک تنبیہ ہے کہ مسیح موعود کو قبول کر کے پھر کامل اطاعت ہی کامیابیوں اور فتوحات کی ضمانت ہے۔ پس ہر ایک کو اپنی حالتوں کے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کس حد تک اس کے اطاعت کے معیار ہیں۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس طرح حضرت عبداللہ بن جبیر اور ان کے ساتھیوں کو وفا کے ساتھ اور حکم کی روح کو سمجھنے والا بنایا تھا ہمیں بھی توفیق دے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے اسی طرح حکم کو سمجھنے والے اور کامل اطاعت کرنے والے ہوں اور اس طرح ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے چلے جائیں۔

حضور انور نے فرمایا: نمازوں کے بعد میں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو نادر الحسنی صاحب کینیڈا کا ہے جو 20؍دسمبر کو 85 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم ایک صالح مخلص اور شریف النفس انسان تھے۔ ان کی مالی قربانیاں بھی معیاری تھیں مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ اور بیٹا ہیں جو احمدی نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم و مغفور کے درجات بلند فرمائے اور ان کے بیٹے اور اہلیہ کو بھی توفیق عطا فرمائے کہ وہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے والے بن جائیں اور ان کی اپنے اہل و عیال کے لئے جو دعائیں ہیں وہ قبول ہوں۔

......☆......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 28th - December - 2018

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....
....
....
....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB